خطاب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع افتتاح ’’مسجد منصور‘‘ آخن (جرمنی)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعوذ، تسمیہ اور تشہد کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمانوں کو پہلے تو میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو امن اور سلامتی پہنچائے اور یہی ہمارا پیغام ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں مہمانوں کو چھ بجے کا وقت دیا گیا اور میرے یہاں آنے میں کافی وقت لگا۔ تقریباً ایک گھنٹہ سے زائد آپ کو انتظار کرنا پڑا ہوگا۔ اس کے لئے معذرت ہے۔ انتظامیہ کو میرے سفر کا اندازہ لگا کر وقت دینا چاہئے تھا۔ مَیں آج صبح لندن سے چلا ہوں اور بائی روڈ آیا ہوں۔ ٹرین کے سفر کے بعد پھر آگے رستہ کی ٹریفک اور لمبے سفر کی وجہ سے میں وقت پر پہنچ نہیں سکا۔ تو سب سے پہلے اس تاخیر کے لئے معذرت ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب میں اس مضمون کی طرف آتا ہوں جو آج کی مسجد کے افتتاح کا مضمون ہے۔ آپ کے سامنے یہاں قرآنِ کریم کی آیات تلاوت کی گئیں جن میں بتایا گیا کہ اسراف نہ کرو۔ کھاؤ پیو لیکن اسراف نہ کرو۔ عدل اور انصاف سے کام لو۔ تو یہ ایک ایسی تعلیم ہے جو مساجد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وابستہ کی ہے۔ اور اس کا تعلق مساجد کے ساتھ قائم کیا ہے۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے صرف کھانے پینے کے لئے پیدا نہیں کیا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جانور بھی کھاتے پیتے ہیں تو جانور کے کھانے میں اور انسان میں فرق ہونا چاہئے۔ اصل حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیاوی فائدہ اٹھانے کے لئے کھانے پینے کی نعمتیں دی ہیں تو ان سے فائدہ اٹھائے۔ جو سہولتیں دی ہیں ان سے فائدہ اٹھائے۔ لیکن ہر چیز میں ایک اعتدال ہونا چاہئے۔ ایک بیلنس (balance) ہونا چاہئے اور یہ بیلنس قائم کرنا ایک حقیقی انسان کا کام ہے۔ اور جب یہ باتیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری توجہ پھر عبادت کی طرف بھی پیدا ہوگی اور مسجدوں کو آباد کرنے کی طرف بھی پیدا ہوگی۔ پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ہمیں دیتا ہے کہ دنیاوی چیزوں سے فائدہ ضرور اٹھاؤ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا مقصد ایک خدا کی عبادت کرنا بھی ہے اور خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرنا بھی ہے۔ پس ضرورت سے زیادہ اپنے اوپر خرچ کرنا اور زیادتی کرنا انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے محروم کر دیتا ہے اور پھر اس کے بندوں کے جو حقوق ہیں ان سے بھی محروم کر دیتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں بے شمار غریب لوگ پائے جاتے ہیں، بے شمار غریب قومیں پائی جاتی ہیں، بے شمار بیمار ہیں۔ بہت سے ضرورتمند ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن غربت کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر انسان کو یہ احساس ہو کہ مَیں نے اسراف نہیں کرنا اللہ تعالیٰ نے جو مجھے نعمتیں دی ہیں ان میں سے بچا کر جہاں میں نے اپنے حق ادا کرنے ہیں۔ انسان کا سب سے پہلا حق اپنے پر ہے۔ اپنے بیوی بچوں کے حق ادا کرنے ہیں، وہاں میں نے انسانیت کے بھی حق ادا کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری طرف توجہ رکھو گے تمہیں یہ خیال پیدا ہوگا کہ ایک خدا ہے جس نے دنیا کو پیدا کیا تو اس کا شکرگزار بنو گے۔ اور یہ شکرگزاری ہی عبادت ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شکرگزاری کا اظہار میرے بندوں کی مدد کی صورت میں ہوگا۔ تو یہ ایک بنیادی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے مساجد کے تعلق میں بیان فرمائی۔ پس یہ دیکھیں کہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے جو ہمیں جہاں مساجد کے ساتھ وابستہ کرتی ہے وہاں ہمیں کُل انسانیت کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امیر صاحب نے یہاں ذکر کیا کہ یہاں بہت سارے بادشاہ آئے۔ آخن کی تاریخ بڑی پرانی ہے۔ دنیاوی بادشاہتیں آنے والی اور چلی جانے والی ہیں۔ بہت سے بادشاہ آئے اور آپ نے سناپولین کا بھی ذکر ہوا۔ لیکن یہ سب آئے اور چلے گئے۔ کچھ نے اچھا کام کیا اور ان کو کچھ عرصہ لوگوں نے یاد رکھا اور اس پر زائد یہ کہ ان کے اچھے کام کی وجہ سے تاریخ نے بھی ان کو کچھ محفوظ کیا۔ اسی طرح کچھ نے صحیح کام نہیں کئے ہوں گے۔ ان بادشاہوں کی ظلم کی داستانیں بھی ہوتی ہیں۔ تو بادشاہ آتے ہیں چلے جاتے ہیں ان کے خاندان بھی ختم ہو جاتے ہیں ان کے کام بھی ایک حد تک یاد رکھے جاتے ہیں یا تاریخ کو یاد رکھنے والی قومیں کچھ کسی حد تک یاد رکھتی ہیں۔ لیکن اصل چیز جو ہمیشہ یاد رکھنے والی ہے وہ اصل بادشاہ ہے جس کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہے، اس دنیا کو پیدا کرنے والا ہے، اس کائنات کو پیدا کرنے والا ہے۔ جو کہتا ہے کہ میں ربّ بھی ہوں، لوگوں کی پرورش کرنے والا بھی ہوں، میں مالک بھی ہوں، میں نے اس دنیا کو پیدا کیا اور مالکیت کے حقوق میرے پاس ہیں لیکن اس کے باوجود میں ظالم نہیں ہوں۔ میں انسانوں کو پیار اور محبت دیتا ہوں۔ اور فرماتا ہے کہ میں معبود بھی ہوں۔ میری عبادت کرو۔ پس خدا تعالیٰ وہ بادشاہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہ ربّ بھی ہے۔ وہ مالک بھی ہے۔ وہ اِلٰہ بھی ہے۔ اس کی عبادت بھی کی جاتی ہے۔ پس دنیا کا کوئی بادشاہ اس بادشاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہمیں سب سے زیادہ اس بادشاہ کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے اور جماعت احمدیہ جب مساجد قائم کرتی ہے تو اس کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کائنات کے پیدا کرنے والے خدا کو یاد کیا جائے اور دنیا کے تمام مذاہب اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ میں ربّ ہوں تو اس کی ربوبیت یہ تقاضا کرتی ہے (ربوبیت کا مطلب ہے پرورش کرنا) کہ جہاں تم اپنا خیال رکھ رہے ہو پرورش کر رہے ہو وہاں دوسروں کا بھی خیال رکھو کیونکہ قرآنِ کریم کی پہلی سورت میں ہی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو ربّ کہا تو ربّ العالمین کہا۔ خدا نے کہا کہ میں مسلمانوں کا بھی ربّ ہوں، مَیں عیسائیوں کا بھی ربّ ہوں۔ مَیں یہودیوں کا بھی ربّ ہوں۔ مَیں ہندوؤں کا بھی ربّ ہوں۔ مَیں تمام مذاہب کے ماننے والوں کا ربّ ہوں بلکہ جو مجھے نہیں مانتے ان کی بھی پرورش میں کر رہا ہوں۔ پس وہ ربّ العالمین ہے جو دنیا کی پرورش کر رہا ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے خدا تعالیٰ ہمیں یہ کہتا ہے کہ پھر تم میری عبادت کرو۔ پس خدا تعالیٰ کے گھر تعمیر کرنے کا یہی مقصد ہے کہ اس کی عبادت کی جائے یا کسی بھی مذہب کی جو مذہبی جگہیں ہیں، churches، synagogues ہیں ان کی تعمیر کا بھی یہی مقصد ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا کہ میں کیونکہ ربّ ہوں اس لئے تم بھی میری صفات کے مظہر بننے کی کوشش کرو اپنے اوپر یہ صفات لاگو کرو اور بندوں کے حق بھی ادا کرو۔ مَیں دنیا کی پرورش کر رہا ہوں تم بھی دنیا کی پرورش کرو۔ مَیں دنیا کو دیتا ہوں تم بھی دنیا کے ضرورتمندوں کو دو۔ غریبوں کی خدمت کرو۔ لوگوں سے پیار کا سلوک کرو۔ اور یہی تعلیم ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس کو جماعت احمدیہ اپنے اوپر لاگو بھی کرتی ہے، اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتی ہے اور اس کو دنیا میں پھیلانے کی کوشش کرتی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ ہی ہے جو صحیح اسلامی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ان حقوق کی طرف توجہ دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ دنیا کے آفت زدہ علاقوں میں پہنچ کر ان کی خدمت کرتی ہے اور یہ خدمت بغیر کسی مذہب و ملّت کی تفریق کے ہے۔ اور اس کے علاوہ جماعت مستقل مدد بھی کر رہی ہے۔ سکول کھول کر، لوگوں کی علم کی پیاس بجھا کر۔ یہاں یونیورسٹی کا ذکر کیا گیا۔ آخن میں یونیورسٹی ہے تو حقیقت میں علم ایک ایسی چیز ہے جس کا حاصل کرنا دنیا کے ہر فرد کا حق ہے اور یہ اس شہر کی بڑی خوبی کی بات ہے کہ یہاں ایک یونیورسٹی بھی قائم ہے اور یقیناً یہاں اس وجہ سے علم کا معیار بھی بہت بلند ہوگا۔ تو بہرحال مَیں ذکر کر رہا تھا کہ جماعت احمدیہ خدمتِ انسانیت کی غرض سے سکول بھی کھولتی ہے۔ لوگوں کو صحت کی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے ہسپتال بھی کھولتی ہے اور افریقہ کے دور دراز علاقوں میں ہمارے ہسپتال اور سکول چل رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے پراجیکٹ بھی چل رہے ہیں۔ تو یہ خدمتِ انسانیت ہمیں ہمارے مذہب نے، ہماری تعلیم نے سکھائی اور اُس خدا نے ہمیں بتائی جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نے مساجد آباد کرنی ہیں، مسجدیں تعمیر کرنی ہیں تو ان کی آبادی کا حق اور ان مساجد میں آنے کا حق اُس وقت ادا ہوگا جب تم صرف عبادت نہیں کر رہے ہوگے بلکہ انسانیت کی خدمت بھی کر رہے ہوگے، لوگوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوگے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں عمارتیں بنانے کا ذکر ہوا ہے اور یہاں مئیر صاحب نے بھی ذکر کیا ہے کہ عمارت بناتے ہیں تو رہنے کے لئے بناتے ہیں۔ لیکن ہم نے جو یہ مسجد بنائی ہے صرف رہنے کے لئے نہیں بلکہ یہ مسجد ہم نے اِس لئے بنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بھی بنیں اور اسلام کی حقیقی تصویر بھی دوسروں کو بتائیں۔ عام طور پر اسلام کا تصوّر جو لوگوں کے ذہنوں میں ہے بعض لوگ اس کا اظہار کر دیتے ہیں کہ سب مسلمان شدّت پسند ہیں۔ بعض کھل کر اظہار نہیں کرتے لیکن دل میں بہرحال ایک تحفظ اور ریزرویشن رکھتے ہیں کہ اسلام شدّت پسندی کا مذہب ہے۔ لیکن حقیقی طور پر اسلام شدّت پسندی کا مذہب نہیں ہے۔ جو میں نے مختصراً باتیں کی ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیم تو یہ ہے کہ ہمارا ربّ، ہمارا پالنے والا، ہمارا معبود تو ہمیں یہ باتیں بتاتا ہے کہ جہاں تم عبادت کا حق ادا کرو وہاں ان لوگوں کے حقوق بھی ادا کرو۔ بلکہ قرآنِ کریم میں ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ نمازی جو مسجد میں آتے ہیں اور صحیح طرح بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، ان کی عبادتیں ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں، ان کو واپس لوٹا دی جاتی ہیں۔ اور یہی ان کی ظاہری عبادتیں ان کے لئے ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس جب تک اعلیٰ اخلاق نہ ہوں، جب تک لوگوں کے حقوق ادا نہ ہو رہے ہوں صرف یہ عبادت کافی نہیں ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ اس بات پر عمل پیرا ہے کہ ہم وہ حقیقی عبادت کریں کہ جہاں خدا تعالیٰ کے حقوق ادا ہوں وہاں اس کے بندوں کے بھی حقوق ادا ہوں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مئیر صاحب نے یہ بھی کہا کہ مل کر رہنا چاہئے اور ایک اچھی سوسائٹی کی یہی خوبی ہے۔ یہ یقیناً بہت اچھی بات ہے۔ ہمیں اس طرح سے مل جُل کر رہنا چاہئے کیونکہ اس طرح ہم مذہب کی حقیقت کو پا سکتے ہیں اور ہم انسانی قدروں کا خیال رکھنے والے ہوں گے۔ پس انسانی قدریں قائم رکھنا یہ سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔ ایک بڑی اچھی نصیحت مئیر صاحب نے کی کہ مجھے امید ہے کہ جماعت احمدیہ integration کے لئے سب سے بڑھ کر کوشش کرے گی۔ آپس میں مل جُل کے رہنے کے لئے سب سے زیادہ کوشش کرے گی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور یقیناً مجھے امید ہے کہ جس طرح پہلے یہاں کوشش ہوتی رہی اب اس سے بڑھ کر اس بارہ میں کوشش ہوگی اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمام حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں گے جو ایک ملک میں ایک اچھے شہری کو ادا کرنے چاہئیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح integration minister کے نمائندہ نے یہاں آکر اپنے منسٹر کی طرف سے کچھ اظہارِ خیال کیا۔ انہوں نے بھی یہ کہا کہ جرمنی میں جرمن جو ہیں بڑا وسیع حوصلہ رکھتے ہیں اور ان سے بڑی حوصلہ مند integration ہوتی ہے۔ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ جرمن قوم میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا حوصلہ ہے۔ انہوں نے یہاں بہت ساری قوموں کو اپنے اندر جذب کیا ہوا ہے اور یہ حوصلہ مندی جب تک قائم رہے گی تب تک دنیا میں آپ کے اعلیٰ کردار کا پرچار ہوتا رہے گا۔ لیکن اس حوصلہ مندی کے اظہار کے لئے آنے والی قوموں کا بھی فرض ہوتا ہے کہ وہ بھی ایسے حوصلہ کا بھی اظہار کریں۔ یہ مَیں نہیں کہتا کہ ہم آئیں اور جو مرضی کرتے رہیں۔ باہر سے آئے ہوئے ایشین لوگ جو گو باہر سے آئے ہیں لیکن اب جرمن قوم کا حصّہ بن چکے ہیں۔ یہاں پیدا ہوئے بچے جو چاہے ہندوستان سے آئے یا پاکستان سے آئے یا کسی اور ملک سے آئے لیکن یہاں پیدا ہوئے اور یہاں کی زبان بولتے ہیں یہاں کا حصّہ بن چکے ہیں۔ اگر وہ بھی صرف زبان کی حد تک نہیں، بلکہ اپنے آپ کو integrate کرنے کے لحاظ سے بھی جب تک حوصلہ نہیں دکھاتے اس وقت تک یہ الزام نہیں دے سکتے کہ جرمن ہمیں اپنے اندر جذب نہیں کرتے۔ جذب کرنے کے لئے تو باہر سے آنے والوں کو بھی وہی اظہار کرنے ہوں گے جس کا اظہار پرانی جرمن قوم نے کیا اور یہاں رہنے والے مقامی جرمنوں نے کیا۔ پس جیسا کہ میں نے کہا جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس حوصلہ مندی کا جواب، بڑھ کر حوصلہ مندی سے دیں گے اور ہمیشہ یہ ثابت کریں گے کہ یہاں رہنے والا ہر احمدی ملک کا وفادار ہے اور قوم کی اور ملک کی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

صوبائی اسمبلی کے ممبر تشریف لائے انہوں نے پھولوں کی دکان کا بھی ذکر کیا کہ وہ دکان جو ہمارے احمدی کی ہے وہ تو پھول پیش کرتے ہیں تو اُن صاحب نے ایک مثال کے لئے نمونۃً یہاں کے لوگوں میں اِن پھولوں کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے، یہ بتانے کے لئے کہ ہماری طرف سے شدت پسندی کے جذبات کا اظہار نہیں ہوگا۔ ہماری طرف سے پتھر نہیں پڑیں گے ہماری طرف سے تلوار نہیں اٹھائی جائے گی بلکہ ہم تو پھول پیش کرنے والے لوگ ہیں اور ہم یہ ہمیشہ پیش کرتے رہیں گے۔ لیکن یہ پھول جو پیش کئے جا رہے ہیں یہ پھول جو آپ کے سامنے رکھے جا رہے ہیں یہ پھول جس کو لوگ پسند کر کے اور پیسے خرچ کر کے خریدتے ہیں یہ پھول تو اپنی خوبصورتی کو بھی عارضی طور پر قائم رکھنے والے ہیں اور ان کی خوشبو بھی اگر ہے تو وہ عارضی خوشبو ہے۔ لیکن سب سے اچھے پھول جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ تو وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جن کو ہمیشہ قومیں یاد رکھتی ہیں اور دنیا میں ہر جگہ جماعت احمدیہ کے اعلیٰ اخلاق کو سراہا جاتا ہے اور ان کی تعریف کی جاتی ہے اور یہ وہ حقیقی پھول ہیں جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ایک بات یہ بھی ہے کہ یہاں یہ بھی پیغام میں پڑھا گیا کہ ہمسائے کا حق ادا کرنا ہے۔ ہمسائے کے حق کا جہاں تک سوال ہے اسلام ہمسائے کے حق کی اس قدر تلقین کرتا ہے کہ قرآنِ کریم میں بھی بار بار ہمسائے کے حق کی طرف توجّہ دلائی گئی ہے اور بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمسائے کے حق کی اتنی توجّہ دلائی کہ بعض صحابہ کہتے ہیں کہ ہمیں خیال پیدا ہونے لگا کہ شاید ہمسائے بھی ہماری جائدادوں میں اس کی طرح وارث بن جائیں جس طرح ہمارے حقیقی ورثاء وارث ہوتے ہیں۔ اسلام نے اس حد تک ہمسائے کے حقوق کا خیال رکھا ہے۔ اور پھر ہمسایہ صرف وہ نہیں جس کی دیوار اپنے گھر کے ساتھ جڑتی ہے یا ایک ہی بلڈنگ میں رہنے والے چند فلیٹ ہمسائے ہیں۔ بلکہ آپ کے ساتھ سفر کرنے والا بھی ہمسایہ ہے۔ آپ کے شہر میں رہنے والا بھی آپ کا ہمسایہ ہے۔ آپ کے دفتر میں کام کرنے والا بھی آپ کا ہمسایہ ہے اور ان سب کے حقوق ادا کرنا ایک احمدی کا فرض ہے، ایک حقیقی مسلمان کا فرض ہے۔

پس ہمسائے کے یہ حقوق ہیں جو اسلام قائم کرتا ہے اور یہ وہ حقوق ہیں جن کی ادائیگی ہم پر فرض ہے ایک احمدی مسلمان پہ فرض ہے اور ایک حقیقی مسلمان پہ فرض ہے۔ احمدیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اپنے ان فرائض کی طرف توجّہ دیتے رہنا چاہئے۔ ان کو مَیں کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر اپنے ان فرائض کی طرف توجّہ دیں۔ پہلے سے بڑھ کر اپنی عبادتوں کی طرف توجّہ دیں۔ پہلے سے بڑھ کر اپنے اعلیٰ اخلاق اپنے ہمسایوں کو بھی دکھائیں اور اپنے شہر والوں کو بھی دکھائیں بلکہ اس ملک کے لوگوں کو دکھائیں اور کوئی یہ اعتراض نہ کر سکے کہ اسلام کی تعلیم ایسی تعلیم ہے جس میں شدّت پسندی ہے بلکہ یہ لوگ کہیں کہ اسلام کی تعلیم تو اچھی تعلیم ہے لیکن اس کو بگاڑنے والے بعض مسلمان ہیں جنہوں نے بگاڑ دیا۔ لیکن اس کی حقیقی تصویر بھی احمدی مسلمانوں کے ذریعہ سے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ پس اس سے بڑھ کر اظہار کرنا ہوگا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ احمدیوں کو میں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پہلے سے بڑھ کر سفیر بننا ہے۔ پہلے سے بڑھ کر اس کا حق ادا کرنا ہے اور اس کے لئے آپس میں بھی محبت اور پیار میں بڑھیں کیونکہ مسجد کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہوسکتا جب تک آپس میں محبت اور پیار نہیں ہوگا۔ جب عبادت کرنے کے لئے آتے ہیں، جب ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں، جب دعائیں کر رہے ہوتے ہیں، سلام پھیر رہے ہوتے ہیں تو سب وہ لوگ جو آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے کھڑے ہیں وہ اس میں شامل ہوتے ہیں اور اگر صرف منہ سے تو دعائیں کر رہے ہوں، منہ سے تو السلام علیکم نکلتا ہو لیکن دلوں میں رنجشیں اور کدورتیں ہوں، بدظنیاں ہوں تو آپ عبادت کا حق نہیں ادا کر سکتے۔ آپ نماز کا بھی حق ادا نہیں کر رہے اور پھر ایسے لوگ اس زمرہ میں شامل ہوتے ہیں جس کا مَیں نے پہلے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے ان کی نمازیں ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس اپنوں سے بھی محبت اور پیار میں آپ نے بڑھنا ہے اور غیروں سے بھی پہلے سے بڑھ کر تعلقات بھی قائم کرنے ہیں اور اس تعلق میں بڑھتے چلے جانا ہے اور دنیا کو یہ بتانا ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور جہاں عبادت کرنے کا حق ادا کرنے والے ہوں حقیقی عبادت کرنے والوں کا حق ادا کرنے والے ہوں وہاں لوگوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔

اسی طرح مَیں تمام معزز مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائے اور ہمارے اس فنکشن کو رونق بخشی۔ شکریہ۔